نمبر ۱۱۷ جلد ۲۲

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۲۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

روزنامہ

الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر

قیمت ایک پیسہ

نمبر ۱۱۷ | مورخہ ۱۴ ذوالحجہ ۱۳۵۳ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۲۰ مارچ سنہ ۱۹۳۵ء | جلد ۲۲

احراری اہل ہند کیلئے کس قدر نقصان رساں ثابت ہوئے ہیں؟

وہ لوگ جو آج کل احراری لیڈر کہلاتے ہیں۔ اگرچہ ان کی ساری زندگی حکومت کے خلاف شورش انگیزی اور ملک کے لئے تباہ کاری میں گزری ہے۔ لیکن جب سے انہوں نے احرار کہلانا شروع کیا ہے، حکومت کے لئے۔ اہلِ ملک کے لئے اور خود مسلمانوں کے لئے بہت بڑی مصیبت ثابت ہو رہے ہیں اور اس وقت تک اس قدر نقصان پہنچا چکے ہیں جس کا صحیح اندازہ لگانا ناممکن ہے۔

احراریوں کو یہ پر زے نکالنے۔ اور پنجاب کے ایک حصہ میں بلائے بے درماں بن کر چھا جانے کا موقعہ اس وقت ملا جبکہ انہوں نے ریاست کشمیر کے خلاف ایجی ٹیشن شروع کی انہوں نے بھولے بھالے مسلمانوں کو اشتعال دلا کر۔ اور طرح طرح کے سبز باغ دکھا کر ایک طرف تو خود لوٹا۔ اور دوسری طرف ہزارہا لوگوں کو جیلخانوں میں بھجوا کر انہیں جانی۔ اور مالی نقصان پہنچایا۔ کئی ایک کو موت کے گھاٹ اتار کر ان کی بیویوں کو بیوہ۔ اور ان کے بچوں کو یتیم بنا دیا۔ اور اس طرح شمالی پنجاب میں کہرام مچا دیا۔ آخر جب ہزاروں مسلمان جیلخانوں میں بھر دیئے۔ ان کے لواحقین کو مصیبت میں مبتلا کر دیا گیا تو ان کے نام سے روپیہ جمع کرنا شروع کر دیا گیا مگر ان میں کسی کو ایک کوڑی بھی نہ دی گئی اور سب کچھ وہی لوگ ہضم کر گئے۔ جو دوسروں کو جیلخانوں میں بھیج کر خود اپنے گھروں میں آرام و آسائش کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ آخر جب حکومتِ کشمیر کے مقابلہ میں احراریوں کو منہ کی کھانی پڑی۔ مسلمانانِ کشمیر کو ان کے شور و شر کی وجہ سے نہ صرف کوئی فائدہ نہ پہنچا۔ بلکہ ان کے رستہ میں اور زیادہ مشکلات حائل ہو گئیں۔ اور وہ احراریوں کی جان کو رونے لگے۔ تو مسلمانان پنجاب کی آنکھیں کھلیں۔ اور انہوں نے محسوس کیا کہ احراریوں نے اپنی ذاتی اغراض کے لئے ان کو مصائب میں مبتلا کیا۔ اور ان کے اموال پر سنگدلانہ ڈاکہ ڈالا ہے۔ مگر اس وقت کیا ہو سکتا تھا۔ جسمانی مصائب اور تکالیف کا تو کوئی مداوا ہو ہی نہیں سکتا۔ حساب فہمی کا مطالبہ کیا جا سکتا تھا۔ اور بعض منچلے لوگوں نے کیا بھی اور بڑے بڑے پوسٹر جلی الفاظ میں شائع کئے مگر صدائے بر نخاست والا معاملہ ہوا۔ اور وہ چند روز رو دھو کر خاموش ہو گئے۔ ادھر احراری کچھ عرصہ گوشۂ گمنامی میں استراحت فرمانے کے بعد عوام کی توجہ دوسری طرف پھیرنے کے لئے جماعت احمدیہ کے خلاف شورش پھیلانے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

احراریوں نے کشمیر کے خلاف شورش برپا کر کے نہ صرف شمالی پنجاب کے مسلمانوں کو ناقابل تلافی جانی اور مالی نقصان پہنچایا۔ بلکہ ان کی اس فتنہ انگیزی کا خمیازہ سارے ہندوستان کو بھی بھگتنا پڑا۔ جس کا اظہار حال ہی میں ہوم ممبر گورنمنٹ ہند نے اسمبلی میں کیا۔ چنانچہ مسٹر ایم اے۔ ایس۔ اینے کے ایک سوال کے جواب میں سر ہنری کریک نے کہا۔ کشمیر ایجی ٹیشن کے دنوں میں کشمیر کے علاقہ میں داخل ہونے کی کوشش کرنے پر جن لوگوں کو گرفتار کیا گیا تھا۔ ان کے اخراجات کے متعلق حکومت ہند نے حکومت پنجاب کو ایک لاکھ اکسٹھ ہزار دو سو ساٹھ روپے ادا کئے چونکہ سرحد کشمیر میں داخل ہونے کی کوشش کرنے والے برطانوی ہند کے باشندے تھے۔ اس لئے حکومت ہند کو ان کے اخراجات برداشت کرنے پڑے۔

گویا اس وقت جبکہ حکومتِ ہند بے حد مالی مشکلات میں مبتلا تھی۔ جبکہ اہل ہند بھاری ٹیکسوں کے بوجھ کے نیچے دبے ہوئے تھے جبکہ ہر طرف اقتصادی ابتری پھیلی ہوئی تھی اور رعایا کا ہر طبقہ چلا رہا تھا۔ کشمیر میں احراری ایجی ٹیشن کی وجہ سے حکومتِ ہند کو اتنی بڑی رقم خرچ کرنی پڑی۔ اور یہ ہے وہ بارِ عظیم جو احراریوں کی مہربانی سے اہلِ ہند کی گردنوں پر پڑا۔

اس سے جہاں اہلِ ہند یہ اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ احراریوں کا وجود ملک کے لئے کس قدر نقصان رساں ہے۔ وہاں حکومت پر بھی واضح ہو چکا ہے۔ کہ احراری قانون اور نظام ملک کی کہاں تک پرواہ کرنے والے ہیں۔ ان حالات میں ضروری ہے۔ کہ ہر بہی خواہ ملک احراریوں کی شورش انگیزیوں کو نفرت و حقارت کی نگاہ سے دیکھے۔ اور حکومت ان کی شرارتوں کے سدباب کے لئے فوری کارروائی کرے۔ اگر حکومت احراریوں کی کشمیر کے خلاف ایجی ٹیشن کا ابتدا میں ہی قلع قمع کر دیتی۔ تو نہ اسے اس قدر پریشان ہونا پڑتا۔ اور نہ اہلِ ہند کے گاڑھے پسینہ کی کمائی میں سے اتنی بڑی رقم ان پر خرچ کرنے کی ضرورت پیش آتی۔ مگر تعجب ہے۔ کہ احراریوں کے متعلق آج سے تھوڑا عرصہ ہی قبل حکومت کو جو سبق مل چکا ہے۔ وہ فراموش کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ اب احراریوں کو کھلی اجازت ملی ہوئی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے خلاف شورش اور فتنہ و فساد پیدا کرنے میں لگے رہیں۔ اس کی ساری ذمہ داری ان حکام پر عائد ہوتی ہے جو مختلف طریق سے احراریوں کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں۔ اور دیدہ دانستہ ایسے حالات پیدا کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ جن کے نتیجہ میں حکومت کا پریشانی میں مبتلا ہونا۔ مسلمانوں میں کشیدگی کا بڑھنا۔ اور تمام اہلِ ملک پر مالی بوجھ کا پڑنا لازمی ہے۔ حکومت کو اگر بعض حکام اپنے خاص مصالح کی وجہ سے ادھر متوجہ نہ ہونے دیں۔ تو ہمدردانِ ملک کا فرض ہے۔ کہ حکومت پر اصل حقیقت واضح ...

حضرت امیر المومنین ۲۳ مارچ گورداسپور تشریف لے جائینگے

سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کے خلاف حکومت نے گورداسپور میں جو مقدمہ دائر کر رکھا ہے اس میں چونکہ ملزم نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو صفائی کے گواہ کے طور پر لکھایا ہے اس لئے حضور ۲۳ مارچ شہادت دینے کے لئے گورداسپور تشریف لے جائیں گے۔ چونکہ اس موقعہ پر بہت سے مخلصین جماعت کے آنے کی توقع ہے۔ کیونکہ سابقہ تجربہ بتاتا ہے۔ کہ جہاں حضرت امیر المومنین تشریف لے جاتے ہیں۔ وہاں احمدی احباب بکثرت پہنچ جاتے ہیں۔ اس لئے نظارت ضیافت کو چاہیئے کہ ۲۳ مارچ گورداسپور میں احباب کے کھانے پینے کا مناسب انتظام کرے ؛

روزنامہ "الفضل" کے پُرحقیقت مضامین کا تیر بہدف اثر

احراریوں کی غلط بیانیوں کا ازالہ

گذشتہ عید الفطر کے دن عیدگاہ رام باغ میں عطاء اللہ بخاری نے بغض و عناد سے اندھے ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق یہ اشتعال انگیز غلط بیانی کی کہ آپ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روضۂ اطہر کی توہین کی ہے۔ اور اس کے لئے تحفہ گولڑویہ کا حوالہ دے کر عوام جہلا کو احمدیوں کے خلاف سخت اشتعال دلایا۔ ہمارے ایک احمدی دوست میاں جمال الدین صاحب سے (جو تقریر کے نوٹ لے رہے تھے) مشتعل شدہ احراریوں نے کاپی پنسل اور دیگر سامان وغیرہ چھین لیا۔ اور زدوکوب کیا۔ جماعت احمدیہ امرتسر نے بذریعہ پوسٹر اس اشتعال انگیز غلط بیانی کی تردید کی۔ اور بخاری کو چیلنج دیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کسی تحریر سے روضۂ اطہر کی توہین کا الزام ثابت کرے۔ مگر صدائے برنخواست

ہماری خوش قسمتی سے "الفضل" میں جب اس لغو اور بے بنیاد الزام کا دندان شکن اور مسکت جواب شائع ہوا۔ تو ہم نے "الفضل" کے یہ پرچے غیر احمدیوں کو پڑھوائے۔ اور جب ان کو حقیقت حال سے آگاہی ہوئی۔ تو انہوں نے عطاء اللہ کی ذہنیت پر بہت افسوس کیا ؛

ایک معزز غیر احمدی صاحب "الفضل" کے ان مضامین سے اتنے متاثر ہوئے۔ کہ الفضل کے یہ پرچے اور کتاب تحفہ گولڑویہ لے کر مولوی بہاء الحق احراری کے پاس گئے۔ اور کہا مولوی صاحب یہ لو تحفہ گولڑویہ اور بتایئے اس میں کہاں مرزا صاحب نے روضۂ اطہر کی توہین کی ہے۔ مولوی نے کہا۔ کہ اس کتاب میں غار ثور کا واقعہ درج ہے۔ شاہ صاحب (بخاری) نے اصل کتاب نہیں پڑھی تھی۔ دوران سفر میں ریل گاڑی میں کوئی ٹریکٹ پڑھا تھا۔ اور اسی کی بناء پر عید الفطر کے دن روضۂ اطہر کی توہین کا الزام مرزا صاحب کی طرف منسوب کیا تھا۔ اگر شاہ صاحب اصل کتاب پڑھتے تو محتاط رہتے ؛

وہ صاحب بولے کہ پھر پچھلے جمعہ میں مسجد خیر دین میں بخاری صاحب نے اس غلط بیانی کا اعادہ کیوں کیا۔ جبکہ "الفضل" کے مضامین بھی پڑھ چکے ہیں۔ قاسمی اس کا کوئی جواب نہ دے سکا۔ اور بھی بہت سے غیر احمدی معززین نے "الفضل" کے مضامین پڑھ کر اعتراف کیا۔ کہ عطاء اللہ نے سخت غلط بیانی کی ؛

نامہ نگار از امرتسر

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۶، ۱۷ مارچ ۱۹۳۵ء کو بیعت کرنے والوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے ؛

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
	بذریعہ خطوط	۱۲	محمد بی بی صاحبہ ضلع گجرات	۲۴	محمد بشیر صاحب ضلع سیالکوٹ
۱	محمد دین صاحب ضلع سرگودہا	۱۳	رابعہ بی بی صاحبہ "	۲۵	محمد عثمان صاحب بنگال
۲	غلام رسول صاحب " گورداسپور	۱۴	کرماں دائی صاحبہ لاہور	۲۶	محمد یوسف صاحب کشمیر
۳	رحمت بی بی صاحبہ ریاست جموں	۱۵	غلام حیدر صاحب ضلع سیالکوٹ	۲۷	غلام محمد صاحب "
۴	محمد قلندر اللہ شریف صاحب بنگلور	۱۶	محمد صادق صاحب "	۲۸	رام سرانداس صاحب ضلع لاہور
۵	سارہ بی بی صاحبہ "	۱۷	عبدالرشید صاحب ضلع ہوشیارپور	۲۹	شیخ بشارت احمد صاحب ضلع شاہپور
۶	محمد حبیب اللہ شریف صاحب "	۱۸	اسماعیل صاحب ضلع گورداسپور	۳۰	فتح محمد صاحب سندھ
۷	خورشید احمد صاحب ضلع ملتان	۱۹	عمری صاحبہ ضلع ہوشیارپور	۳۱	حیدر علی صاحب حیدرآباد دکن
۸	فضل بی بی صاحبہ ضلع گورداسپور	۲۰	عمر دین صاحب ضلع امرتسر	۳۲	مرزا فضل کریم صاحب ایسٹ افریقہ
۹	صفیہ بیگم صاحبہ ضلع لائلپور	۲۱	امۃ الرشید صاحبہ ضلع گوڑگانواں	۳۳	عبدالحمید خانصاحب جے پور
۱۰	رحمت بی بی صاحبہ "	۲۲	سید رشید احمد صاحب "	۳۴	محمد شوکت علی خانصاحب "
۱۱	فرزند علی صاحب ضلع گورداسپور	۲۳	طیبہ بیگم صاحبہ "		

تبت یدا ابی لہب

بدزبان کے ہاتھ ٹوٹ گئے

لاہور ۱۳ مارچ آج شب کے دس بجے ڈاکٹر عبدالقوی صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس نے مولانا ظفر علی کے بائیں ہاتھ کی پٹی کھولی۔ اور دیکھا۔ کہ درمیانی انگلی کی شکستہ ہڈی ابھی تک نہیں جڑی۔ اور ہڈی کے دونوں ٹکڑوں میں خلا رہ گیا ہے۔ آپ نے آہستہ آہستہ مالش شروع کی۔ لیکن درد کی اس قدر شدت تھی۔ کہ مولانا پسینہ پسینہ ہو گئے۔ اور آپ پر نیم غشی کی حالت طاری ہو گئی۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب نے اسی وقت آپ کو ٹیکہ لگا دیا۔ جس سے پانچ منٹ کے بعد آپ کی طبیعت سنبھل گئی۔ روغن زیتون کی مالش تجویز کی۔ مولانا صاحب کا بایاں ہاتھ بھی بدستور متورم ہے۔ اور ذرا سی حرکت پر بھی انگلیوں میں شدید درد محسوس ہوتا ہے۔ (از زمیندار ۱۵ مارچ)

مذبح میں قربانی کی گائیں ذبح کرنے کی پابندی اور پولیس

عید الاضحیٰ کے موقعہ پر قادیان میں جو احمدی گائے کی قربانی دیا کرتے ہیں۔ وہ ہمیشہ اپنے گھروں میں گائے ذبح کیا کرتے تھے۔ لیکن اب کے پولیس افسر مقیم قادیان نے پریذیڈنٹ سمال ٹاؤن کمیٹی کو حکم دیا۔ کہ گائے کی قربانی سوائے مذبح کے اور کسی جگہ نہ کی جائے۔ اس پر اگرچہ کہا گیا۔ کہ مذبح سے گھروں میں گوشت لاتے وقت عام رستوں پر سے گزرنا پڑے گا۔ جہاں غیر مسلم بھی آتے جاتے ہیں۔ مگر باوجود اس کے پولیس افسر نے اپنا حکم قائم رکھا اور احمدیوں نے مذبح میں قربانی کی گائیں ذبح کیں۔ لیکن ہمیں معلوم ہوا ہے۔ احراریوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے مذبح کی بجائے اپنے گھروں میں گائیں ذبح کیں۔ چنانچہ سنا گیا ہے کہ احمد دین ارائیں اور فوجو موچی نے اپنے اپنے گھروں میں گائے کی قربانی کی۔ اور ایک ایک گائے میں سات سات آدمی شریک تھے ہمیں امید

جماعت احمدیہ ڈیرہ دون کی تبلیغی مساعی

اور لوکل احراریوں کی حواس باختگی

ڈیرہ دون میں لوکل انجمن احمدیہ کے باقاعدہ ہفتہ وار اجلاس منعقد ہوتے ہیں۔ جن میں احمدی دوست ایک مجوزہ پروگرام کے ماتحت صداقت احمدیت پر تقریریں کرتے ہیں۔ آجکل چونکہ احراری کئی رنگ میں غلط بیانیاں کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے ہم نے مناسب سمجھا کہ لوکل غیر احمدی شرفاء کو بھی اپنے ہفتہ وار جلسوں میں مدعو کر لیا کریں۔ تا ہمارے صحیح عقائد وخیالات سے وہ کما حقہٗ واقفیت حاصل کر سکیں۔ اسی خیال کے ماتحت ہر ہفتہ لوکل انجمن احمدیہ کی طرف سے متین وسنجیدہ غیر احمدی اصحاب کو دعوتی رقعے بھیجے جاتے ہیں۔ ان مدعو شدہ حضرات میں سے بعض ہمارے جلسوں میں تشریف لاتے ہیں شریف الطبع لوگ ہمارے اس رویہ کو نظر تحسین دیکھ رہے ہیں۔ چنانچہ ایک معزز غیر احمدی صاحب نے ہمارے دعوتی رقعہ کو دیکھکر فرمایا۔ کہ احراریوں کے شور وشر کے مقابلہ میں آپ لوگوں کا یہ طریق عمل کہ سنجیدگی سے اپنے عقائد وخیالات سے لوگوں کو آگاہ کریں۔ نہایت معقول اور پسندیدہ ہے

ہر جلسہ میں اختتام تقریر پر مدعو شدہ اصحاب کو اجازت ہوتی ہے۔ کہ اگر وہ موضوع تقریر پر تبادلہ خیالات کرنا چاہیں۔ تو بڑی خوشی سے کر سکتے ہیں۔ چنانچہ مولوی اسرار احمد صاحب آزاد۔ جو ہماری دعوت پر گزشتہ دو جلسوں میں معہ احباب تشریف لا چکے ہیں۔ مسئلہ نبوت پر ہم سے تبادلہ خیالات کرنے کا شوق ظاہر فرما رہے ہیں جس پر ان کے رُوبرو ہم نے خوشی کا اظہار کر دیا۔ اور کہدیا۔ ہم تبادلہ خیالات کے لئے ہر وقت تیار ہیں

معلوم ہوتا ہے۔ ہماری ان تبلیغی کارگذاریوں کی اطلاع جب یہاں کی نام نہاد "مجلس احرار اسلام" کے کانوں تک پہونچی۔ تو ان کے کسی نامہ نگار نے ایک بے معنی رپورٹ اخبار "احسان" کو بھیجی (جو "احسان" ۸ مارچ میں شائع ہوئی ہے۔) وہ رپورٹ کیا ہے؟ بدحواسی کا ایک مرقع ہے۔ لکھا ہے "مرزائیوں نے شہر سے دُور ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر (دلارام) بازار ایک غیر آباد علاقہ میں اپنا تبلیغی دفتر جا کر قائم کیا ہے۔ تاکہ ناواقف اور سیدھے سادے مسلمان ان کو وہاں مل جایا کریں۔ اور ایسے ہی لوگوں کے نام ہر ہفتہ کو دعوتی کارڈ روانہ کئے جاتے ہیں"۔

اول تو یہ غلط ہے۔ کہ دلارام بازار میں ہم نے کوئی نیا تبلیغی دفتر کھولا ہے۔ لوکل انجمن احمدیہ کا دفتر بدستور اپنی پہلی جگہ پر ہے۔ پھر یہ بھی غلط ہے کہ دلارام بازار کوئی غیر آباد علاقہ ہے۔ اکثر اچھے طبقہ کے لوگ اس میں رہتے ہیں۔ اور مشہور جگہ ہے۔ نامہ نگار صاحب کی بدحواسی ملاحظہ ہو۔ کہ ہماری طرف سے جن "متین وسنجیدہ غیر احمدی اصحاب کو دعوتی رقعے بھیجے جاتے ہیں" (جن میں مولانا آزاد صاحب بھی شامل ہیں) احراری رپورٹر نے ان کو "ناواقف وسیدھے سادے مسلمان" بتایا ہے۔ اگر مولانا اسرار احمد صاحب آزاد جیسے بھی لوکل احراریوں کی نگاہ میں "ناواقف اور سیدھے سادے مسلمان" ہیں۔ تو پھر ہمیں تبلایا جائے۔ کہ وہ واقف وہوشیار وعقلمند مسلمان کونسے ہیں؟ تا آئندہ ہم ان کے پاس بھی خصوصیت سے دعوتی رقعے بھیجدیا کریں۔

ہماری تبلیغی مساعی کے مقابلہ میں احراری رپورٹر نے لکھا ہے۔ کہ "ہماری مجلس احرار اسلام کے کارکنان بھی غافل نہیں ہیں"۔ مگر اہل دانش جانتے ہیں۔ کہ ان کے غافل نہ ہونے کا اگر کچھ مطلب ہو سکتا ہے۔ تو یہی کہ اپنی مشہور ومخصوص فتنہ پردازیوں اور بے سر وپا رپورٹوں کے لکھنے میں مشغول ہیں۔ اور بس۔

خاکسار

بشیر احمد۔ احمدی سیکرٹری انجمن احمدیہ ڈیرہ دون

روئیداد اجلاس مجلس عاملہ

پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد

بتاریخ ۳۔ مارچ ۱۹۳۵ء بوقت ۱۱½ بجے صبح مجلس عاملہ پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد کا ماہواری اجلاس بمقام پشاور منعقد ہوا۔ قاضی محمد یوسف صاحب پراونشل امیر۔ مرزا غلام حیدر جنرل سیکرٹری۔ میاں شمس الدین صاحب سکرٹری مال شیخ مظفر الدین صاحب۔ حکیم مرغوب اللہ صاحب و مرزا اسعد اللہ جان صاحب وکیل مردان نامزد ممبر موجود تھے۔ مندرجہ ذیل تجاویز بالاتفاق منظور ہوئیں۔

۱۔ یہ کہ پراونشل انجمن ہذا کی مجلس عاملہ کا سہ سالہ عام اجلاس محرم کی تعطیلات میں بتاریخ ۱۳ اپریل ۱۹۳۵ء بمقام پشاور منعقد کیا جاوے۔ اور مقامی انجمنوں کو مطلع کیا جاوے۔ کہ وہ نمائندگان کو شمولیت کے لئے بھیجیں۔ طعام و قیام بذمہ انجمن ہوگا۔

۲۔ یہ کہ گزشتہ دو سالوں کا حساب باضابطہ طور پر آڈٹ کیا جائے۔ اور آئندہ سال کا بجٹ معہ آڈٹ رپورٹ عام اجلاس میں پیش ہو۔

۳۔ درخواست سمندر خان صاحب ہزاروی پیش ہو کر فیصلہ ہوا۔ کہ یکصد روپیہ بطور قرضہ حسنہ ان کو دیا جائے۔ جس کے بدلے وہ ایک تمسک بضمانت حکیم مرغوب اللہ صاحب بحق پراونشل انجمن تحریر کر دیں

۴۔ درخواست صاحبزادہ عبداللطیف صاحب امیر جماعت ٹوپی پیش ہو کر قرار پایا۔ کہ مبلغ سائٹھ روپیہ انجمن ٹوپی کی مقامی ضروریات کے لئے بطور امداد دیا جائے۔

۵۔ چٹھی مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۳۵ء از صاحبزادہ محمد طیب صاحب ساکن سرائے نورنگ پیش ہوئی فیصلہ ہوا۔ کہ ان کا بقیہ الاؤنس مبلغ ۴۵ روپیہ انہیں بھیجدیا جائے۔

۶۔ نیز قرار پایا۔ کہ آج کی تاریخ تک منظور شدہ تنخواہیں۔ الاؤنس۔ وظائف وعطیات وغیرہ ۳۰ اپریل ۱۹۳۵ء کے بعد منسوخ تصور ہونگے۔ دوبارہ اجراء بجٹ ۳۶-۱۹۳۵ء کی منظوری پر منحصر ہوگا اور بجٹ میں کسی مقامی مطالبہ کو شامل نہ کیا جائے گا۔ جس کے متعلق تحریری درخواست بوساطت مقامی امیر یا پریذیڈنٹ دفتر ہذا میں موصول نہ ہوگی۔

قاضی محمد یوسف پراونشل امیر — مرزا غلام حیدر جنرل سیکرٹری

روزنامہ "الفضل" کا ترقی کی طرف ایک اور قدم

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ نے جہاں روزنامہ "الفضل" کا نہایت پرتپاک خیر مقدم کیا ہے۔ وہاں یہ شکوہ بھی کیا ہے۔ کہ چار صفحے بہت کم ہیں جو پیاس بجھانے کیلئے بالکل ناکافی ہیں۔ ہمیں خود اس بات کا احساس تھا۔ مگر ہم دیکھنا چاہتے تھے کہ ناظرین کرام کیا رائے رکھتے ہیں اب چونکہ ان کی طرف سے بڑے زور کے ساتھ یہ مطالبہ ہو رہا ہے۔ کہ چار صفحے کی بجائے کم از کم آٹھ صفحہ کا اخبار شائع ہو۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ انشاء اللہ عنقریب اخبار آٹھ صفحے کا کر دیا جائیگا۔ اس صورت میں مستقل خریداروں سے وہی قیمت لی جائیگی جو پہلے مقرر ہو چکی ہے۔ یعنی ساڑھے سات روپے ششماہی اور ایجنسیوں کے ذریعہ دو پیسہ فی پرچہ فروخت ہوگا۔ اب احباب یہ سنکر خوش ہونگے کہ باوجود ڈاک اور ریلوے سے متعلق سخت مشکلات کے ایسی تجاویز زیر غور ہیں۔ کہ "الفضل" کو بہترین روزانہ اخبار بنایا جا سکے۔ عام خبریں انگریزی اور روزانہ اخباروں کے ساتھ مہیا کی جائیں۔ اور اکناف عالم کے اہم کوائف بہترین ذرائع سے حاصل کر کے پیش کئے جائیں ان حالات میں ہم احباب سے یہ کہنے کا حق رکھتے ہیں۔ کہ وہ ازراہ کرم اخبار کی اشاعت بڑھانے میں خاص [illegible]

خالدہ ادیب خانم کو احمدیت کا پیغام

از جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی

بمبئی ۱۳ مارچ (بذریعہ ڈاک) مشہور عالم خالدہ ادیب خانم ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں اپنے تاریخی اور علمی لیکچروں کے بعد کل ۱۲ مارچ ۱۹۳۵ء کو بمبئی پہونچیں۔ اور کل ۱۴ مارچ ۱۹۳۵ء کو واپس جارہی ہیں۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر جماعت احمدیہ بمبئی نے اپنے امیر جماعت سیٹھ اسماعیل آدم صاحب کی ہدایت کے مواقع احمدیت کا پیغام ان کی منزلگاہ پر پہونچایا۔ خاکسار عرفانی علیل تھا۔ اس لئے عزیز مکرم حامد بشیر اور چودھری غلام احمد صاحب کو اس مقصد کے لئے مقرر کیا گیا۔ انہوں نے موصوفہ سے مل کر جماعت احمدیہ بمبئی کی طرف سے جماعت کے امیر کے الفاظ میں خوش آمدید کہا۔ اور اظہار افسوس کیا۔ کہ آپ نے ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں کا سفر کیا۔ یہاں تک کہ آپ لاہور تک گئیں۔ لیکن اس وقت دنیا کی سب سے بڑی مذہبی تحریک احمدیت کے مرکز قادیان جانے کا آپ موقعہ نہ نکال سکیں۔ یہی وہ عالمگیر تحریک ہے۔ جس نے روئے زمین پر صداقتِ اسلام کے اظہار و اشاعت کے لئے تبلیغی مرکز قائم کئے ہیں۔ ہزاروں انسان جس کے ذریعہ داخل اسلام ہو رہے ہیں اور یورپ و امریکہ کے ہر قسم کے معترضین اسلام کے جواب دینے کے لئے یہی جماعت سینہ سپر ہو کر آگے بڑھ رہی ہے۔ اس سلسلہ کے حالات اور کام کا اندازہ آپ کو قادیان جا کر خود دیکھ کر اور حضرت امام جماعت سے مل کر ہوتا۔ بہرحال ہم اپنی طرف سے سلسلہ کا پیغام آپ کو پہونچاتے ہیں۔ اور احمدؐ نامی کتاب پیش کرتے ہیں۔ جو آپ کے سفر میں دلچسپ مطالعہ کا ذریعہ ہوگی۔ یہ اس پیغام کا مفہوم ہے۔

محترمہ خانم نے جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ اور کہا۔ کہ میں آپ کے لٹریچر کو پڑھ رہی ہوں۔ اور اپنی مصروفیت کے عذر سے سلسلہ کے مرکز میں نہ جانے کا افسوس کیا۔

رؤف بے جس وقت واپس جارہے تھے، ان کو بھی پیغام حق پہونچایا گیا تھا۔ اور خالدہ ادیب خانم کو بھی۔ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کو کھولے۔ اور انہیں حقیقی اسلام کی خدمت کی توفیق دے۔

حرم میں کشت و خون

شاہ حجاز ابن سعود اور ان کے ولیعہد پر خنجروں سے قاتلانہ حملہ

لندن ۱۵ مارچ۔ حجاز قنصل نے حسب ذیل بیان شائع کیا ہے۔ شاہ موصوف جب چوتھی بار حرم پاک کا طواف کرتے ہوئے حجر اسود کے قریب پہونچے۔ تو حملہ آور پارٹی جو برہنہ خنجروں سے مسلح تھی۔ اس کے لیڈر نے بڑھکر آپ پر حملہ کرنا چاہا۔ لیکن ولی عہد نے اسے پکڑ کر پرے ہٹا دیا۔ اور اس کے دوبارہ پہونچنے سے قبل شاہ موصوف کے باڈی گارڈ کے ایک سپاہی نے اُسے گولی کا نشانہ بنا دیا۔ اس دوران میں باقی حملہ آوروں نے امیر سعود پر حملہ کر دیا۔ لیکن قبل اس کے کہ وہ انہیں خنجر بھونک سکیں۔ باڈی گارڈ کے سپاہیوں نے فائر کر کے ان کو ہلاک کر دیا۔ اس کے بعد شاہ اور ولی عہد دونوں نے خاموشی کے ساتھ طواف ختم کیا۔ دونوں صحیح و سالم اور تندرست ہیں۔ حملہ آور یمنی ہیں۔

ضروری خبریں!

نئی دہلی سے ۱۷ مارچ کی اطلاع کے مطابق ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ ملک معظم کی منظوری سے کنور سر مہاراج سنگھ۔ آنریبل کنور جگدیش پرشاد کے گورنمنٹ آف انڈیا میں چلے جانے کی وجہ سے یو۔پی کے ہوم ممبر مقرر کئے گئے ہیں۔ آپ حال ہی میں جنوبی افریقہ سے واپس آئے تھے۔ ۳۱ مارچ کو چارج لے لیںگے۔

جرمنی کی جنگی تیاریوں کے متعلق پیرس سے ۱۷ مارچ کی اطلاع کے مطابق مسٹر فیری پریذیڈنٹ فوجی کمیشن نے اظہار خیالات کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ اپنی حملہ تیاریوں کو قریباً مکمل کر چکا ہے۔ اور نہیں کہا جا سکتا۔ کہ جرمن افواج فرانس پر کس وقت دھاوا بول دیں۔

قیصر جرمنی کی انتہائی کوششوں کے باوجود برلن سے ۱۰ مارچ کی اطلاع کے مطابق اسے جرمنی میں داخلہ کی اجازت نہیں دی گئی۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ قیصر کے لڑکے کو جو نازی پارٹی کا ممبر ہے وزیر بنایا جانے والا ہے۔

مسٹر ہٹلر کے متعلق برلن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ اس نے اعلان کیا ہے۔ جرمنی میں از سر نو جبری بھرتی کا نفاذ کیا جائے نیز حکم دیا ہے۔ کہ جنگ کے دوران میں قتل ہونے والے جرمنوں کی یادگار و احترام میں ماتمی جھنڈے لہرائے جائیں۔ اور جب ماتمی رسومات ختم ہو جائیں۔ تو جرمنی کے از سر نو مسلح ہونے کی خوشی میں سیدھے جھنڈے لہرائے جائیں۔

وار دھا سے ۱۷ مارچ کی اطلاع ہے۔ کہ اپریل کے آخر میں کانگریس کی طرف سے ایک ڈیپوٹیشن انگلینڈ بھیجا جائیگا۔ جو ان غلط فہمیوں کو دور کرنے کی کوشش کریگا۔ جو وہاں ہندوستان اور کانگریس کے متعلق پیدا کی جارہی ہیں۔

اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں پیش کرنے کے لئے سردار منگل سنگھ صاحب ممبر اسمبلی نے جو کرپان بل پیش کرنے کا نوٹس دیا تھا۔ نئی دہلی سے ۱۸ مارچ کی اطلاع کے مطابق وہ ۲۹ مارچ کو پیش ہوگا۔

اٹلی اور ایبے سینیا کے جھگڑے کے متعلق روم سے ۱۷ مارچ کی اطلاع ہے۔ کہ وہ ختم ہو گیا ہے۔ اور متنازعہ رقبہ کے متعلق ایک معاہدہ آپس میں طے ہو گیا ہے۔

روم سے ۱۷ مارچ کی اطلاع ہے۔ کہ گورنمنٹ اٹلی جرمنی کے جبری بھرتی کے اعلان کے متعلق برطانوی اور فرانسیسی حکومتوں سے تبادلۂ خیالات کر رہی ہے اس کے بعد وہ اپنے نقطۂ نگاہ کے متعلق کوئی اعلان کرے گی۔

حکومتِ کشمیر کے متعلق جموں سے ۱۷ مارچ کی اطلاع ہے۔ کہ اس نے ریاست میں ایک بنک کھولنے کی اجازت دی ہے۔ جس کا نام سٹیٹ بینکنگ بنک ہوگا۔

یونان میں ایتھنز سے ۱۷ مارچ کی اطلاع کے مطابق چونکہ بغاوت فرو ہو چکی ہے۔ اس لئے بہت سے مقامات سے کرفیو آرڈر واپس لے لیا گیا ہے۔

ریاست کپورتھلہ کے متعلق نئی دہلی سے ۱۶ مارچ کی اطلاع ہے۔ کہ اس میں انتظامیہ تبدیلیاں کرنے کے لئے پچھلے دنوں مہاراجہ صاحب بہادر نے ایک کمیٹی مقرر کی تھی۔ تا وہ ایسی تجاویز پیش کرے۔ جن سے ریاست کے نظم و نسق میں اصلاح ہو سکے۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ اس کمیٹی نے اپنی رپورٹ کا جو مسودہ تیار کیا ہے۔ اس میں ایسی سفارشات کی ہیں جنکے رُو سے ریاستی رعایا کاروبار سلطنت میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں حصے سکے۔ اور اسمبلی کو ایک نمائندہ اسمبلی بنا کر اسے قانون سازی کے اختیارات دیئے جائیں۔

بیگم شاہنواز کے متعلق نئی دہلی کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ انہوں نے حکومت کی اس دعوت کو قبول کر لیا ہے۔ کہ مجلس اقوام کی ایڈوائزری کمیٹی میں جس کا اجلاس زچگان و اطفال کی بہبود و حفاظت کے مسئلہ پر غور و خوض کرنے کے لئے منعقد ہو رہا ہے۔ مندوبہ بنکر جنیوا تشریف لے جائیں۔

فیض آباد سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے کہ وہاں عید قربان پر فرقہ وار فساد ہو گیا۔ جس کے نتیجہ [illegible]

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی۔